سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن - لکھنؤ نمبر ۲۷۹

# [illegible]

چوتھا ایڈیشن

از قلم

آیت اللہ العظمیٰ

سرکار سید العلماء الحاج مولانا السید علی نقی النقوی طاب ثراہ

مطبوعہ

سرفراز قومی پریس لکھنؤ

قیمت :- ۵۰-۱

## التجا

سورۂ فاتحہ پڑھکر اس کا ثواب عابد طبا طبائی کے مرحوم والدین بھائی بہنوں اور بھانجیوں کو بخش دیں

# تعارف

مصائب حسینی میں پانی کی بندش اور شدت تشنگی ایک خاص اہمیت رکھتی ہے۔ افسوس ہے کہ کچھ عرصہ سے ایک طبقہ اس مسلّم مسئلہ کو اختلافی بنانے کی کوشش میں مصروف ہے۔

سرکار سید العلماء مدظلہ کا یہ مقالہ جو اس سے قبل متعدد اخباروں میں شائع ہو چکا ہے اور اب امامیہ مشن کی جانب سے کتابی طور پر شائع کیا جا رہا ہے۔ اس واقعہ کو مسلّم و متفق علیہ ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔ خداوند عالم سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو غیبت اور بہتان کے عذاب سے بچائے۔

دسمبر سنہ ۱۹۹۳ء

خادم ملت
عابد طبا طبائی
انریری سکریٹری امامیہ مشن
آرام گاہ سید العلماء مولانا علی نقی روڈ
عقب مسجد تحسین چوک
لکھنؤ



سرکارِ عمدۃ العلماء طاب ثراہ اور نبیّ صاحب سحرؔ مرحوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۵

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علیٰ سید المرسلین

وآلہ الطاہرین

---

کربلا یا زمین کرب وبلا پر شہید راہ حق حضرت امام حسینؑ نے جو مصائب برداشت کئے وہ تاریخ انسانی میں اپنی آپ نظیر ہیں۔ فرزند رسولؐ نے حفاظت اسلام کے لئے جن مظالم کا مقابلہ کیا ان کا تصور بھی انسان کے لرزہ اندام کرنے کیلئے کافی ہے۔

ان تمام مصائب کے دفعیہ پر قدرت کے باوجود صرف اصول کی خاطر، صرف حق کی حفاظت کے لئے، صرف دین خدا کے قائم رکھنے کی غرض سے اٹھانا اور ایک لمحہ کے لئے پائے ثبات میں لغزش نہ آنے دینا، صرف حسینؑ کا کام تھا۔ زیر تحریر سطور میں صرف ایک مصیبت کا تذکرہ مقصود ہے۔ جو مصائب مظلوم کربلا میں ایک خاص نمایاں حیثیت رکھتی ہے اور وہ "پیاس" ہے۔ خود اپنی پیاس، پھر اصحاب و انصارؓ کی پیاس، اور پھر اعزا و اقربا کی پیاس اور پھر چھوٹے چھوٹے بچوں کی پیاس، یہ وہ مصیبت تھی جسے حضرت امام حسینؑ کے مصائب میں ہمیشہ ایک نمایاں حیثیت حاصل رہی، اور اس وقت بھی متفقہ طور پر حاصل ہے۔

(۱)

حضرت امام حسینؑ پر پانی بند کئے جانے کی بنیش بندی اسی وقت ہو گئی کہ جب دوسری محرم کو ابن زیاد کا قاصد حر کے پاس پہنچا اس مضمون کا خط لیکر کہ لازم ہے کہ جہاں پر تم کو یہ خط پہونچے وہیں پر حسینؑ کو آگے بڑھنے سے روک دو۔ اور انھیں ایسی جگہ قیام کرنے پر مجبور کرو جہاں آب و گیاہ موجود نہ ہو اور نہ کوئی قلعہ جائے پناہ ہو۔

اس کا نتیجہ تھا کہ حر سدّ راہ ہوا اور جب امامؑ نے فرمایا کہ ہم کو ذرا آگے بڑھ کر اس قریہ میں قیام کرنے دو جس کا نام "غاضریہ" ہے یا اس دوسرے قریہ میں جس کا نام "شفیہ" ہے تو حُر نے کہا کہ مجھے اس کا اختیار نہیں ہے۔ مجھے تو حکم ہے کہ میں آپ کو ایسے چٹیل میدان میں اتاروں جہاں آب و گیاہ نہ ہو۔ مظلوم کربلاؑ آخر کربلا میں قیام کرنے پر مجبور ہو گئے۔
(الاخبار الطوال صـ ۲۴۹)



(۲)

حضرت امام حسین علیہ السّلام کے خیام کو نہر سے دور برپا کرانے کی کوشش جس منصوبہ کی تکمیل کے لئے تھی وہ ساتویں محرم کو پورا کر دیا گیا جب ابن زیاد کا خط عمر سعد کے پاس آیا کہ امام حسینؑ پر پانی بند کر دو۔ اور ایک قطرہ ان تک پہونچنے نہ پائے ابو حنیفہ دینوری نے لکھا ہے: و ذالک قبل مقتلہ بثلثۃ ایام فمکث اصحاب الحسین عطاشی۔ یہ حضرتؑ کی شہادت سے تین دن پہلے کا واقعہ ہے اس کے بعد سے اصحاب امام حسینؑ پیاسے رہے۔ (الاخبار الطوال صـ ۲۵۲)

(۳)

اب حضرت امام حسین علیہ السلام اور ان کے اہل حرمؑ اور اطفالؑ کو جو شدت عطش کی سخت تکلیف برداشت کرنا پڑی اس کا مظاہرہ برابر ہوتا رہا فطری تاثرات کی تحریک سے بھی اور دشمن کے جذبۂ انسانیت کی آزمائش اور دنیا کو اس کے متعلق صحیح رائے قائم کرنے کا موقع دینے کے لئے بھی مختلف صورتوں سے۔

(۱)

کبھی بریر ہمدانی کی تقریر جو "ابصار العین فی انصار الحسینؑ" میں ذیل کے الفاظ میں نقل کی گئی ہے: لما بلغ من الحسینؑ العطش ما شاء اللّٰہ ان یبلغ استاذن بریر الحسین علیہ السلام فی ان یکلم القوم فوقف قریبا منھم و نادیٰ ان اللّٰہ بعث بالحق محمدًا البشیرًا و نذیرًا و داعیًا الی اللّٰہ باذنہ و سراجًا

منیوا دھذا ماء الفرات تقع فیہ خنازیر السواد وکلا بھا دون حیل بینہ وبین ابن رسول اللہ افجزاء محمد ھٰذہ فقالوا یا بریر قد اکثرالکلام فاکفف نو اللہ لیعطش الحسینؑ کما عطش من کان قبلہ۔ جب امام حسینؑ کی پیاس اس انتہائی درجہ تک پہنچی جسے اللہ ہی جانتا ہے تو بریرؓ نے امام حسینؑ سے اجازت چاہی کہ وہ اس جماعت سے جاکر گفتگو کریں چنانچہ وہ جاکر ان کے نزدیک کھڑے ہوئے اور پکار کر کہا کہ اللہ نے حضرت محمد مصطفےٰ کو حق کی تبلیغ کے لئے بشیر و نذیر اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے دعوت دینے والا، اور چراغ روشن بنا کر بھیجا (تم ان ہی کا کلمہ پڑھتے ہو) اور یہ فرات کا پانی سامنے ہے کہ جس میں عراق کے سور اور کتے تک گرتے اور لوٹتے ہیں لیکن اس کو فرزند رسولؐ سے روک دیا گیا ہے۔ کیا حضرت محمد مصطفےٰ کا یہی صلہ تھا؟ ان لوگوں نے کہا اے بریر بس تم بہت باتیں کر چکے بخدا حسینؑ اسی طرح پیاسے رکھے جائیں گے جس طرح اس کے پہلے عثمان کو پیاسا رکھا جا چکا ہے۔



(۲)

کبھی حُر نے جو فوج دشمن سے جدا ہو کر آیا تھا تھوڑی دیر کے قیام میں جو حضرت امام حسینؑ کے پاس ہوا اس تکلیف کا احساس کیا اور فوج دشمن کے سامنے جاکر وہ تقریر کی جسے مجدد مذہب اثنا عشر علی راس القرآن الحادی عشر علامہ مجلسی طاب ثراہ نے بحار الانوار میں حسب ذیل الفاظ میں درج فرمایا ہے۔ حلاتموہ و نساءہ و صبیتہ و اصحابہ عن ماء الفرات الجاری الذی یشربہ الیھود و النصرانی و یمرغ فیہ خنازیر السواد و کلابہ فھاھم قد صرعھم العطش بئسما خلفتم محمداً فی ذریتہ لاسقاکم اللہ یوم الظماء تم نے حسینؑ کو ان کے اہل حرم کو ان کے بچوں اور انکے اصحابؓ کو روک دیا ہے فرات کے بہتے ہوئے پانی سے جسے یہودی اور عیسائی تک پیتے ہیں اور عراق کے سور اور کتے جس کے اندر لوٹتے ہیں مگر ان لوگوں کی یہ حالت ہے کہ پیاس نے

ان کو بے حال بنا رکھا ہے کیا برا سلوک کیا ہے تم نے حضرت محمد مصطفےٰ کے بعد انکی اولاد سے خدا انھیں (قیامت والے) تشنگی کے دن میں سیراب ہونا نصیب نہ کرے۔

مذکورہ الفاظ میں صرف امام حسینؑ نہیں بلکہ ان کے اہل حرمؑ اور اطفالؑ اور انکے ساتھ اصحاب کی بھی پیاس اور شدت تشنگی سے جاں بلب ہونے کا تذکرہ موجود ہے۔



(۳)

اس عطش کی تکلیف کا ایک مظاہرہ تھا جو اس صورت سے ہوا کہ جوان فرزند (علی اکبرؑ) میدان جہاد میں شجاعت کا حق ادا کر کے باپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ایک خاص انداز میں اپنی پیاس کی شدت کا اظہار کیا اور امام حسینؑ نے ایک خاص درد انگیز طریقہ پر بابا بی آب کو ظاہر فرمایا۔ اس کے الفاظ مختلف ہیں۔ جناب سید ابن طاؤس "لہوف" میں تحریر فرماتے ہیں:۔ رجع الی ابیہ وقال یا ابت العطش قد قتلنی وثقل الحدید قد اجھدنی فھل الی شربۃ من الماء سبیل فبکی الحسینؑ وقال واغوثاہ یا بنی قاتل قلیلا فما اسرع ما تلقی جدک محمدؐ فیسقیک کاسہ الاوفی

علی اکبرؑ اپنے والد بزرگوار کے پاس واپس ہوئے اور کہا اے بابا پیاس نے مجھے مار ڈالا اور گرانی آہن نے مجھ کو خستہ حال کر دیا تو کیا تھوڑا سا پانی کہیں سے مل سکتا ہے؟ امام حسینؑ نے گریہ فرمایا اور کہا والے بیکسی تھوڑی دیر اور جنگ کرو بہت جلد تم اپنے جد بزرگوار رسالتمآب کی خدمت میں پہونچو گے اور وہ تم کو اپنے جام سے سیراب فرمائیں گے۔

علامہ مجلسی طاب ثراہ کے الفاظ یہ ہیں:۔

روی انہ قتل علی عطشہ مائۃ وعشرین رجلا ثم رجع الی ابیہ وقد اصابتہ جراحات کثیرۃ فقال یا ابۃ العطش قد قتلنی وثقل الحدید اجھدنی فھل الی شربۃ من ماء سبیل اتقوی بھا علی الاعداء فبکی الحسینؑ وقال یا بنی یعز علی محمد وعلی علی بن ابیطالب وعلی ان تدعوھم فلا یجیبوک

ولستغيث بهم فلا يغيثونك يا بني هات لسانك فاخذ بلسانه فمصه ودفع اليه خاتمه وقال امسكه في فيك وارجع الى قتال عدوك فاني ارجوا انك لا تمسي حتى يسقيك جدك بكاسه الاوفى شربة لا تظما بعدها ابدا۔ (بحار الانوار جلد دہم)



روایت میں ہے کہ علی اکبرؑ نے باوجود اتنی پیاس کے ایک سو بیس آدمی قتل کئے پھر اپنے پدر بزرگوارؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس حالت میں کہ بہت سے زخم ان کو آچکے تھے۔ کہا اے بابا پیاس نے مجھے مار ڈالا۔ اور گرانی آہن نے تھکا دیا کیا کوئی صورت ہے کہ ایک تھوڑا سا پانی پینے کو مل جائے جس سے مجھے دشمن کے مقابلہ میں قوت حاصل ہو جائے۔ امام حسینؑ رو دئیے اور فرمایا اے بیٹا دشوار ہے رسولؐ اور علی مرتضیٰؑ پر اور مجھ پر کہ تم مدد چاہو اور ہم مدد نہ کر سکیں۔ اور تم فریاد کرو اور ہمیں فریاد رسی کا موقع نہ ملے۔ اے بیٹا اپنی زبان میرے منہ میں دو حضرت نے علی اکبرؑ کی زبان اپنے دہن میں لے لی۔ اور اپنی انگوٹھی علی اکبرؑ کو دی اور فرمایا اسے اپنے دہن میں رکھو اور دشمن سے جنگ کرنے کو واپس جاؤ مجھے امید ہے کہ شام نہ ہونے پائیگی کہ تمہیں تمہارے جد بزرگوارؐ اپنے جام سے سیراب فرمائیں گے جس کے بعد کبھی پیاسے نہ ہوگے۔

(۴)

اطفال امامؑ کی عطش ہی کا دردناک منظر تھا جسے دیکھ کر حضرت ابوالفضل العباسؑ مشک لیکر پانی لینے کو گئے اور خود اپنی پیاس کا تقاضا تھا کہ دریا کے اندر پہنچکر روز عاشور چلو میں پانی لیا اس طرح کہ جیسے پینے کا ارادہ ہے اور پھر امام حسینؑ کی پیاس کی یاد آوری تھی جس کی بنا پر وہ پانی ہاتھ سے پھینک دیا۔ علامہ مجلسی طاب ثراہ تحریر فرماتے ہیں:۔

وقال الحسینؑ فاطلب لهؤلاء الاطفال قليلا من الماء فذهب العباس ووعظهم وحذرهم فلم ينفعهم فرجع الى اخيه فاخبره فسمع الاطفال ينادون العطش العطش فركب فرسه واخذ رمحه والقربة

وقصد نحو الفرات فاحاط به اربعة الاف ممن کانوا من کلین بالفرات ورموہ بالنبال فکشفهم وقتل منهم علی ما روی ثمانین رجلاً حتی دخل الماء فلما اراد ان یشرب غرفة من الماء ذکر عطش الحسینؑ واهل بیته فرمی الماء الخ۔

امام حسینؑ نے فرمایا جاؤ اور ان بچوں کیلئے تھوڑا سا پانی مانگو جناب عباسؑ گئے اور ان لوگوں کو نصیحت بھی کی اور ڈرایا بھی مگر کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ عباسؑ اپنے بھائی کی خدمت میں واپس آئے اور نتیجہ کی اطلاع دی اسکے بعد بچوں کی آواز کان میں آئی کہ وہ العطش العطش کی آواز بلند کر رہے ہیں بس یہ سننا تھا کہ جناب عباسؑ اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اپنا نیزہ لیا اور مشکیزہ لی اور فرات کی طرف متوجہ ہوئے۔ چار ہزار آدمیوں نے اُس لشکر کے جو فرات پر مقرر تھے آکر گھیر لیا اور تیر برسانا شروع کئے آپ نے انکو ہٹا دیا اور جیسا کہ ایک روایت میں ہے اسّی آدمی ان میں سے قتل کئے یہاں تک کہ فرات کے اندر پہنچ گئے۔ جب چاہا کہ چلو پانی کا پئیں امام حسینؑ اور ان کے اہل حرمؑ کی پیاس یاد آگئی۔ پانی ہاتھ سے پھینک دیا۔



## (۵)

امامؑ اور آپکے ساتھ آپکے باوفا فرس کی تشنگی اور اسکے باوجود وفاداری کا ایک حیرت خیز مظاہرہ وہ بھی تھا جب تمام اعزا و اقرباؑ و انصارؓ کی شہادت کے بعد خود امامؑ میدان جہاد میں تشریف لائے اور تلوار لیکر حملہ فرمایا، اور فوج دشمن منتشر ہوئی اس موقع پر علامہ مجلسی طاب ثراہ تحریر فرماتے ہیں:۔

واقحم الفرس علی الفرات فلما اولغ الفرس براسه لیشرب قال انت عطشان وانا عطشان، واللہ لا ذقت الماء حتی تشرب فلما سمع الفرس کلام الحسینؑ شال راسه ولم یشرب۔

حضرتؑ نے گھوڑا فرات میں ڈال دیا اور گھوڑے کے سر کو پانی کی طرف جھکا دیا کہ وہ پانی پی لے اور فرمایا کہ تو بھی پیاسا ہے، اور میں بھی پیاسا ہوں۔ مگر بخدا میں پانی کو

چکھوں گا، نہیں، جب تک تو نہ پی لے گا۔ جب گھوڑے نے امام حسینؑ کا کلام سنا اپنا سر اونچا کر لیا اور پانی نہیں پیا۔

(۶)



ایک مظاہرہ اسی عطش کا وہ بھی تھا جب آپ امام حجت کیلئے ایک ایک سوال آب کرتے تھے، اور دشمن اپنی بے رحمی سے انتہائی سخت ناگوار الفاظ میں آپکے سوال کو رد کرتا تھا، یہاں تک کہ اسی سلسلہ میں ایک دفعہ غیرت حق کو جوش آیا ہے، اور اعجاز امامت سے دشمن پانی پانی کہتا ہوا ہلاک ہوا ہے۔

مجلسی طاب ثراہ فرماتے ہیں:-

وجعل الحسینؑ یطلب الماء وشمر لعنہ اللہ یقول واللہ لاترہ او ترد النار فقال لہ رجل الا تری الی الفرات یاحسینؑ کانہ بطون الحیات واللہ لاتذوقہ او تموت عطشا فقال الحسینؑ اللھم امتہ عطشان قال واللہ لقد کان ھذا الرجل یقول اسقونی ماء فیؤتی بماء فیشرب حتی یخرج من فیہ ثم یقول اسقونی قتلنی العطش فلم یزل کذالک حتی مات۔

امام حسینؑ پانی طلب فرمانے لگے اور شمر ملعون جواب میں کہنے لگا، بخدا تم پانی نہیں حاصل کر سکتے، مگر یہ کہ (معاذ اللہ) آگ تک پہنچو۔ ایک شخص نے کہا کیوں حسینؑ! فرات کی طرف نہیں دیکھتے ہو، یوں چمک رہی ہے جیسے سانپ کا پیٹ، بخدا تم اس پانی کو نہیں چکھ سکتے سوائے اسکے کہ پیاس سے مر جاؤ۔ امام حسینؑ نے بارگاہ الٰہی میں عرض کی کہ خداوندا اسے پیاسا ہی دنیا سے اٹھا۔ راوی کہتا ہے کہ بخدا اس شخص کی حالت تھی کہ وہ کہتا تھا کہ مجھے پلاؤ، پانی پلایا جاتا تھا وہ پیتا تھا اتنا کہ منہ سے پانی انگلنے لگتا تھا پھر کہتا تھا کہ پانی پلاؤ مجھے پیاس نے مار ڈالا۔ یہی اس کی حالت تھی یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو گیا۔

(۷)

حضرت امام حسینؑ کی شہادت کے بعد مصائب امام حسینؑ کے تذکرہ کو قائم رکھنے

انے، اور اس غم کو زندہ رکھنے والے۔ وہ اہل حرم تھے جنھیں حضرت اپنے مقصد شہادت کی تکمیل کیلئے اپنے ساتھ لائے تھے اور ان کی سرگروہ جناب زینب سلام اللہ علیہا تھیں آپ نے شہادت امام کے دوسرے ہی دن گیارہویں محرم کو مقتل شہدا سے اپنے مظلوم بھائی، اور دوسرے عزیزوں کے لاشوں کی طرف سے گزرنے کی حالت میں، جو مرثیہ پڑھا ہے وہ اب تک محفوظ ہے۔ اس مرثیہ میں آپ نے فہرست مصائب میں پیاس کا مستقل حیثیت سے تذکرہ کیا ہے۔ فرماتی ہیں:-



بابی المھموم حتی قضی بابی العطشان حتی مضی۔ میرا باپ نثار اس پر جو مرتے دم تک رنج اٹھاتا رہا۔ میرا باپ فدا اس پر جو آخر وقت تک پیاسا رہا۔ سید ابن طاؤسؒ نے "لہوف" میں اور علامہ مجلسیؒ نے بحار میں ان فقرات کو نقل کیا ہے۔

( ۴ )

اسی کا نتیجہ تھا کہ اس مصیبت کا احساس عزیزوں سے اور حاضر الوقت افراد سے آگے بڑھ کر غیروں تک پہنچا اور انھوں نے جب مصیبت سید الشہداء پر اظہار تاثرات کیا تو پیاس کا خاص طور پر ذکر کیا۔ علامہ سید ابن طاؤسؒ تحریر فرماتے ہیں:

روی ان بعض فضلاء التابعین لما شاھد راس الحسین بالشام اخفی نفسہ شھرا من جمیع اصحابہ فلما وجدوہ بعد اذ فقدوہ سألوہ عن سبب ذالک دقال کا ترون ما نزل بنا وانشأ یقول۔

جاؤا براسک یا ابن بنت محمد مترملا بدمائہ ترمیلا

تابعین کے طبقے میں سے ایک فاضل شخص نے جب امام حسینؑ کے سر کو شام میں دیکھا تو مہینہ بھر تک اپنے تمام ساتھیوں سے وہ روپوش ہو گئے۔ لوگوں نے جب ڈھونڈ کر ان سے ملاقات کی اور اس روپوشی کا سبب دریافت کیا تو انھوں نے کہا تم دیکھتے نہیں ہم پر کیا مصیبت پڑی ہے۔ اور یہ اشعار پڑھے۔ اے بیٹے رسولؐ کی نواسے آپ کا سر لوگ لائے ہیں

اس طرح کہ وہ سراسر خون میں آغشتہ ہے۔ ان ہی اشعار میں ایک شعر یہ تھا کہ

قتلوك عطشانا ولما يرقبوا  في قتلك التاويل والتنزيلا

ان لوگوں نے آپ کو پیاسا شہید کیا اور آپ کو قتل کرنے میں تاویل و تنزیل یا



قرآن کا کوئی پاس و لحاظ نہیں کیا۔

علامہ سید محسن عاملی تحریر فرماتے ہیں کہ ان بزرگ کا نام خالد بن معدان تھا۔

(اقناع اللائم علی اقامة الماتم مطبوعہ صیدا ص ۱۵۳)

ظاہر ہے کہ یہ وقت وہ تھا جب اہل حرمؑ بھی اسیر تھے، دشمنوں کا ظلم و تشدد اپنی پوری طاقت پر تھا اور واقعات کربلا کے تذکرہ کی اشاعت آزادی کے ساتھ ممکن نہ تھی۔ پھر "پیاس" کی مصیبت کا تذکرہ اتنا بھی پھیل چکا تھا کہ دمشق کے غیر متعلق اشخاص بھی اس سے واقف ہو گئے تھے۔

یہ بھی کھلی ہوئی بات ہے کہ دمشق میں سر مبارک آغشتہ بخون لایا جانا جس کا ذکر پہلے شعر میں ہے یہ تو مشاہدہ سے معلوم ہو سکتا تھا، لیکن پیاسا شہید ہونا جو کربلا کا واقعہ تھا شام میں بلا کسی اطلاعات کے بغیر معلوم نہیں ہو سکتا تھا، اور یہ اطلاعات دوستوں ہی کی زبانی سے نہیں، بلکہ خود دشمنوں کی زبان سے مشہور ہوئے تھے۔

(۹)

یہ مصیبت اتنی متواتر، مسلّم اور قطعی تھی کہ دشمن کے سامنے مقام احتجاج میں پیش کی جاتی تھی، اور اس سے انکار کی گنجائش نہ تھی۔ چنانچہ واقعہ کربلا کے بعد ابن عباسؓ نے ایک خط لکھا ہے یزید کو جسے ابن کثیر نے کامل میں شقیق بن سلمہ کی روایت سے درج کیا ہے، اور دوسرے اہل سیر اخبار نے بھی اس کا تذکرہ کیا ہے۔ اس طولانی خط میں حسب ذیل الفاظ بھی موجود ہیں۔

فلا قتلت حسينا وفتيان عبد المطلب مصابيح الهدى ونجوم الاعلام غادرتهم خيولك بامرك في صعيد واحد مرملين بالدماء مسلوبين بالعراء مقتولين

کو نے امام حسین کو اور جوانان خاندان عبد المطلب کو جو ہدایت کے چراغ اور علم و معرفت کے ستارے تھے۔ قتل کر دیا تیرے سپاہیوں نے تیرے حکم سے ایک میدان میں انھیں یوں چھوڑا کہ وہ خون میں آغشتہ، لباس سے عریاں اور پیاس کے ساتھ قتل کئے ہوئے تھے۔



(۱۰)

امام زین العابدینؑ جو اپنے باپ کو واقعۂ کربلا کے بعد عمر بھر روتے رہے، اور ان کی تمام زندگی مصائب حسینی کی یاد قائم رکھنے کے لئے ایک مرقع غم بنی ہوئی تھی، انھوں نے بھی خصوصیت سے امام حسینؑ کی پیاس کو برابر یاد کیا۔

علامہ سید بن طاؤسؒ تحریر فرماتے ہیں:۔

عن الصادق علیہ السلام انہ قال ان زین العابدین علیہ السلام بکی علی ابیہ اربعین سنۃ صائما نہارہ وقائما لیلہ فاذا حضر الافطار جاء غلامہ بطعامہ وشرابہ فیضعہ بین یدیہ فیقول کل یا مولای فیقول قتل ابن رسول اللہ جائعا قتل ابن رسول اللہ عطشانا۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ امام زین العابدینؑ اپنے پدر بزرگوار کو چالیس برس روئے درحالیکہ دن کو روزہ رکھتے تھے، اور رات بھر نمازیں پڑھتے تھے، جب افطار کا وقت آتا تھا اور آپ کا غلام کھانا اور پانی لیکر حاضر ہوتا تھا اور آپ کے سامنے رکھتا تھا اور عرض کرتا تھا کہ نوش فرمائیے تو حضرتؑ فرماتے تھے۔ افسوس رسولؐ کا فرزند بھوکا شہید ہوا رسولؐ کا فرزند پیاسا شہید ہوا۔

(۱۱)

امام جعفر صادقؑ کا عہد شعائر تشیع کی اشاعت کے لحاظ سے امتیاز رکھتا ہے اسوقت جہاں ذکر امام حسینؑ، اقامت مجالس، گریہ و بکا وغیرہ کی طرف دعوت دینے میں اہتمام کیا گیا خصوصیت سے عطش امام حسینؑ کی ...

علامہ مجلسی طاب ثراہ تحریر فرماتے ہیں:

عن داؤد الرقی قال کنت عند ابی عبد اللہؑ اذ استسقی الماء فلما شربہ رایتہ قد استعبر و اغرورقت عیناہ بدموعہ ثم قال لی یا داؤد لعن اللہ قاتل الحسینؑ فما من عبد شرب الماء فذکر الحسینؑ و لعن قاتلہ الا کتب اللہ لہ مائۃ الف حسنۃ الخ داؤد رقی کا بیان ہے کہ میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں تھا۔ آپ نے پانی مانگا۔ جب نوش فرمایا تو میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے۔ پھر فرمایا اے داؤد خدا امام حسینؑ کے قاتل پر لعنت کرے، جو بندہ مومن پانی پی کر امام حسینؑ کو یاد کرے اور حضرتؑ کے قاتل پر لعنت کرے خداوند عالم ایک لاکھ نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھتا ہے۔



(۱۲)

قمر بنی ہاشم حضرت ابو الفضل العباسؑ کی اولاد میں فضل بن محمد بن فضل بن حسن بن عبید اللہ بن عباس تھے جنھوں نے اپنے جد بزرگوار جناب عباسؑ کا ایک مرثیہ کہا ہے، اس میں پیاس کا خاص طور پر تذکرہ ہے۔

انی لاذکر للعباس موقفہ — بکربلاء وہام القوم یختطف

یحمی الحسینؑ و یحمیہ علی ظماءٍ — ولا یولی ولا یثنی فیختلف

(یعنی) مجھے یاد آتا ہے عباسؑ کا منظر کربلا میں جبکہ دشمنوں کے سر وہ جھپٹ جھپٹ کر اڑا رہے تھے حسینؑ کی نصرت و حمایت کر رہے تھے پیاس کے عالم میں اور ذرہ بھر میدان سے پیچھے نہ ہٹتے تھے۔ (ابصار العین مطبوعہ نجف ص ۱۳۱ و اقناع اللائم مطبوعہ صیدا ص ۱۶۳)

(۱۳)

امام رضا علیہ السلام کے دربار میں دعبل خزاعی نے جو مرثیہ پڑھا اس کے پہلے شعر میں اس مصیبت کا تذکرہ موجود ہے:-

"اے حضرت فاطمہ زہراؑ آپ حسینؑ کو دیکھتیں خاک و خون میں آلودہ اس حالت میں کہ وہ نہر فرات کے کنارے پیاسے دنیا سے گئے تھے"

آگے بڑھ کر اس مرثیہ میں یہ دو شعر ہیں :-

قبور بجنب النہر من ارض کربلا | معرسہم فیہا بشط فرات
توفوا عطاشی بالفرات فلیتنی | توفیت فیہم قبل حین وفاتی

نہر فرات کے کنارے زمین کربلا پر کچھ قبریں ہیں۔ وہ دنیا سے جانے والے پیاسے فرات کے کنارے اٹھ گئے کاش میں بھی ان کی نصرت میں اپنی جان نثار کرتا۔

(۱۴)

دعبل کا ایک اور مرثیہ ہے جس کا مطلع یہ ہے :-

ھلا بکیت علی الحسینؑ واھلہ | ھلا بکیت لمن بکاہ محمدؐ

(یعنی) کیوں نہیں روتے تم حسینؑ اور ان کے ساتھیوں کو، کیوں نہیں روتے اس کو جس پر حضرت محمد مصطفیٰؐ نے گریہ فرمایا۔

اس مرثیہ میں آگے بڑھ کر وہ کہتے ہیں :-

کیف القرار وفی السبایا زینب | تدعو بفرط حرارۃ یا احمد
یا جد ان الکلب یشرب آمنا | ریا ونحن عن الفرات نطرد

کس طرح قرار آئے جب کہ قیدیوں میں زینبؑ ایسی معظمہ ہوں اور انتہائی سوزش دل سے پکار رہی ہوں اے محمد مصطفیٰؐ! اے نانا! پانی کتے تک اطمینان سے پئیں خوب سیراب ہو کر اور ہم فرات سے روک دیئے جائیں!!

(۱۵)

چوتھی صدی ہجری کا زمانہ وہ ہے جب سلاطین دیالمہ وغیرہ کا اقتدار تھا اور شعرائے اہلبیتؑ کثرت سے پیدا ہو گئے تھے۔ اب امام حسینؑ کا تذکرہ ہر لب پر تھا۔ اور اس تذکرہ میں تشنگی کا بیان ضرور ہوتا تھا۔

ایک طرف شعر الطالبین [illegible] حسینؑ کے غم میں مرثیہ کہتے ہیں جس کا مطلع ہے

اس میں فرماتے ہیں:-

لم یذوقوا الماء حتی اجتمعوا     بحدی السیف علی ورد الردی

" کربلا کے شہیدوں کو پانی کا ایک قطرہ نہیں ملا، یہاں تک کہ وہ سب تلوار کی دھار سے گزر کر موت کے گھاٹ پر پہونچے"۔



دوسری طرف کافی الکفاۃ صاحب ابن عباد کہتے ہیں۔

منعه شربته ول     لطیر قد اسرعن صدا اہا

" ان ظالموں نے امام حسینؑ پر پانی بند کر دیا حالانکہ طائر تک پیاس اپنی بجھا رہے تھے۔ اسی دور کے ایک مشہور شاعر راہی تھے۔ ان کے اشعار ہیں۔

لست انسی النساء فی کربلا     وحسینؑ ظام فرید وحید

ساجد یلثم الثری وعلیه     قضب الہند راکع وسجود

یطلب الماء والفرات قریب     ویری الماء وھو عنه بعید

" کربلا کا وہ دردناک منظر نہیں بھولتا جب حسینؑ پیاسے تھے اور یکہ و تنہا تھے زمین پر سجدۂ خالق میں جھکے ہوئے تھے اور تلواریں ان پر رکوع و سجود کر رہی تھیں۔ وہ پانی مانگ رہے تھے اور فرات ان سے قریب تھی مگر پانی ان سے بہت دور نظر آتا تھا"

اسی دور کے ایک شاعر موسیٰ نے کہا ہے:-

لہفی علی السبط وما نالہ     قد مات عطشاناً بکرب الظما

" مجھے افسوس ہے رسولؐ کے نواسے کا جو پیاسا تشنگی کی تکلیف میں دنیا سے اٹھ گیا"۔ انہی کا دوسرا شعر ہے:-

اذوق ری الماء وابن محمدؐ     لم یرو حتی المنون اذیقا

" کیا میں پانی سے سیراب ہوں اور رسولؐ کا فرزند پانی سے سیراب نہ ہوا

ایک اور شعر ہے:-

وجاء شمر الیہ حتی    جرّعہ الموت وھو صاد

"شمر آیا اُن کے قریب یہاں تک کہ ان کو موت کا ساغر پلایا در انحالیکہ وہ پیاسے تھے"۔ عوفی شاعر نے کہا ہے:-



یا بابی النفس ظماۃ    ماتوا ولم یشربوا المباحا

میرا باپ فدا ہو اُن پیاسے نفوسؑ پر جو شہید ہو گئے۔ اور پانی سے سیراب نہ ہوئے۔ اسی شاعر نے دوسرے مرثیہ میں یوں کہا ہے:-

لم انس یوما للحسین وقد ثوی    بالطف مسلوب الرداء صریعا

ظمآ من ماء الفرات معطشا    ریان من غصص الحتوف نقیعا

یروالی ماء الفرات بطرفہ    فیراہ عنہ محرما ممنوعا

"نہیں بھولا ہوں وہ دن جب حسینؑ نے خاک کربلا پر آرام کیا اس طرح کہ لباس ان کا لوٹ لیا گیا افسوس وہ فرات کے پانی سے پیاسے رہے اور موت کے ساغر سے سیراب ہوئے وہ فرات کے پانی کو بغور دیکھتے تھے تو اسے اپنے لیے حرام اور ممنوع پاتے تھے۔

ظاہر ہے کہ ان ابتدائی حدود میں جبکہ سلطنت باطل کا جبر موالیان اہلبیتؑ کو تذکرہ اہلبیتؑ کے اظہار سے مانع تھا جب تشنگی امام حسینؑ کا تذکرہ اس تواتر کے درجہ تک پہونچا ہوا نظر آتا ہے تو بعد کی صدیوں میں جب مظالم کربلا کے تفصیلات کی اشاعت میں بہت اضافہ ہو گیا تشنگی امامؑ کی نمایاں مصیبت کب مخفی رہ سکتی تھی، چنانچہ وہ ہر دور میں اپنی اس متواتر اور قطعی حیثیت پر باقی رہی، اور آج بھی باقی ہے۔ اور کربلا کے دلدوز جگر سوز واقعہ کے خصوصیات میں ایک نمایاں درجہ رکھتی ہے۔

---

پبلشر: عابد طباطبائی، آنریری سکریٹری امامیہ مشن۔ لکھنؤ ۳